نمودار ہوئے ہیں، لازم تھا کہ الطاف حسین بھی نمودار ہوں - اور ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ہماری اسلامی ریاست کے والی لادینیت کے ذوقِ رندانہ کی سرمستی میں نظامِ شریعت کے خلاف جو لڑائی لڑ رہے ہیں، وہ اور کیا کیا فتنے اُبھارے گی - جب کوئی اجتماعی نصب العین دیانت داری سے اپنے اُوپر اور قوم پر سایہ فگن نہ کیا جاسکا ہو تو پھر پتا نہیں ہوتا کہ خود رَو چیزیں کیا کیا اُگیں گی - ابھی تو ہم اونٹ کٹارا کو روتے ہیں، کل یہاں شجرۃ الزقوم بھی نمودار ہوسکتا ہے - اور اس کی ساری ذمہ داری ہمارے چالیس سالہ کار پردازوں کی ہوگی - پڑھیے -

سہ چہل سالِ عمرِ عزیزت گذشت

ہمیں ہر مظلوم شخص اور ہر مظلوم گروہ سے دلی قرب اور سچی ہمدردی ہے، مگر ہم اس فارمولے کو سمجھ نہیں سکے کہ جس گروہ کو کوئی شکایت ہو وہ پاکستان بھر کے خلاف بپھر کر اُٹھ کھڑا ہو اور یا تو علیحدگی پسندی کی کلاشنکوف تان لے اور یا ایک نیا طوفانِ تصادم برپا کر دینے کے لیے پستول نکال لے - ہر کوئی اپنے اپنے مظلوموں کے ٹولے الگ الگ اکٹھے کر رہا ہے - آخر تم سب لوگ سارے ہی مظلوموں کو اپنا کیوں نہیں سمجھتے اور ان سب کے لیے اکٹھے ہی آواز کیوں نہیں اُٹھاتے -

بصورتِ موجودہ مختلف لسانی، نسلی اور علاقائی گروہوں کی عصبیتوں کے بڑھتے ہوئے نشے کا نتیجہ یہی ہوسکتا ہے کہ طرح طرح کے ٹکراؤ اور تصادم پیدا ہوں اور ان کی چند لہریں سامنے آچکی ہیں -

الطاف حسین صاحب سے پوچھا گیا کہ:

"اس مسئلے کا حل کیا ہے"

الطاف حسین: "ان قومیتوں کے حقیقی نمائندوں سے بات چیت اس مسئلے کا حل ہوسکتی ہے - مجھے یا دوسروں کو الزام دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا" - (ص ۵۱)

یعنی عطرِ مباحث یہ نکلا کہ کوئی کسی کو الزام دے کر کسی مسئلے کو حل نہیں کرسکتا - حل کا راستہ صرف افہام و تفہیم ہے - جن مباحث کا یہ خطرہ ہے ان کو آپ اس کتاب میں پڑھیے - طوفانی اور آتشیں الفاظ کی گولہ باریاں ہیں - جمعیت اور جماعت کے خلاف بہت گرما گرم مواد اُچھالا گیا ہے، اگرچہ جی - ایم سید کے لیے گوشہ خاصا نرم ہے - اتنی گنجائش ہمارے پاس نہیں کہ ہم اس کتاب کے مندرجات کے تضادات کو نمایاں کرسکیں - خود بغور پڑھیے - یہ سب "سن آف دی سوائل" کے نکتے کی تفسیریں ہیں اور اس نکتے کی وجہ سے مسلمان